سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن کے آئینے میں)، ڈاکٹر عبدالغفور راشد۔ ناشر: نشریات، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۵۹۔ قیمت (مجلد): ۲۰۰ روپے۔

رحمتِ عالم خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر تمام کمالات و صفات کی جامع اور انسانیت و عبدیت کی منتہائے کمال ہے۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ ایک ایسا پاکیزہ اور ہمہ گیر موضوع ہے جس پر آج تک مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ زیرِنظر کتاب اُردو زبان میں لکھی گئی کتابوں میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے تمام پہلوؤں اور اہم واقعات کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ کتاب کے ۱۵ ابواب ہیں۔ ان میں اڑھائی سو سے زائد ضمنی عنوانات کے تحت سیرتِ طیبہ کے تمام اہم واقعات کو قرآنِ حکیم کے حوالے سے جامعیت کے ساتھ احاطۂ تحریر میں لانے کی سعی بلیغ کی گئی ہے۔ پہلے باب میں بعثتِ نبویؐ سے قبل کے ادیان و مذاہب اور دوسرے باب میں، کتبِ سماویہ میں حضوؐر کے ظہور کی پیش گوئیوں کی تفصیل ہے۔ باقی ابواب میں حضوؐر کے امتیازات (بشمول اسوۂ حسنہ)، معراج، ہجرت، معجزات، غزوات و سرایا، ازدواجی زندگی، حجۃ الوداع، سفرِ آخرت وغیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔

مؤلف کا اسلوبِ نگارش عام فہم اور دل نشین ہے۔ ان کی عرق ریزی نے کتاب کو علمی حیثیت سے اس قابل بنا دیا ہے کہ یہ ریسرچ اسکالروں کے لیے مآخذ کا کام دے سکے۔ البتہ چند مقامات نظرِثانی کے محتاج ہیں، مثلاً صفحہ ۱۴۶ پر حضرت عامر بن فہیرہؓ کا ذکر نامناسب انداز میں کیا گیا ہے۔ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا شمار بڑے جلیل القدر (سابقون اوّلون) صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ سفرِ ہجرت میں ان کو بھی رسول اکرمؐ کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

صفحہ ۲۷۴ پر ابوجہل کے قاتلوں (حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ) کو 'ننھے مجاہد' بتایا گیا ہے یہ صحیح نہیں۔ حضرت معوذؓ ایک جوان بیٹی (حضرت رُبیعؓ) کے والد تھے۔ اس بیٹی کی شادی غزوۂ بدر کے چند دن بعد ہوئی۔ حضرت معاذؓ عمر میں حضرت معوذؓ سے بڑے تھے اور ۱۱ اور ۱۲ سنِ نبوت (قبل ہجرت) میں عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف عمر میں

ان دونوں سے کافی بڑے تھے اس لیے اگر انھوں نے ان دونوں کو 'لڑکے' کہہ دیا تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ دونوں 'چھوٹی عمر' کے نوجوان (یا ننھے مجاہد) تھے۔ صفحہ ۲۰۵ پر یہ جملہ وضاحت طلب ہے: ''تا آنکہ آپؐ پر قرآن نازل ہوا جو بعد میں منسوخ ہوگیا''۔ صفحہ ۳۴۱' ۳۴۲ پر سورۂ تحریم کی پہلی اور دوسری آیتوں کے نزول کا جو پس منظر بیان کیا گیا ہے' اکابر اہلِ علم نے اسے ناقابلِ اعتبار ٹھیرایا ہے (تفہیم القرآن' جلد ۶)۔ معتبر روایات کے مطابق حضورؐ نے مغافیر کے شہد کو اپنے اُوپر حرام قرار دیا تھا۔ کتاب میں اِعراب اور علاماتِ اضافت کی کمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ صفحہ ۱۴۴ پر درز کی جگہ دراز اور صفحہ ۳۲۷ پر صُلحی کے بجائے سلبی کمپوز ہوا ہے۔ اسی طرح جحش (ج ح ش) کو ہرجگہ جخش (ح ج ش) کمپوز کیا گیا ہے۔ امید ہے اگلے اڈیشن میں ان گزارشات کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔ (طالب ہاشمی)

کعبہ پر پڑی جو پہلی نظر، مرتبہ: محمد اقبال جاوید۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز' ۳۴- اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۳۳۴۔ قیمت: ۲۲۰ روپے۔

ایک مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مقام کی زیارت کرے' جس کو اللہ تعالیٰ نے مرکز عبادت قرار دیا ہے اور جو مرکز ملّت ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہزاروں برس سے سجدوں کا مرکز قرار دیا ہے۔

انسانی زندگی سفر اور عبادت کی کسی نہ کسی شکل سے عبارت ہے' لیکن وہ سفر جو کعبۃ المکرمہ کے لیے کیا جاتا ہے اس کی حلاوت' شوق اور قلبی کیفیات کو صرف وہی جان سکتا ہے جو شعور کے ساتھ حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور عبادت کے اس مرکز کی زیارت کرتا ہے۔ ان کیفیات اور جذب دل کی فراوانیوں کو ہزاروں لوگوں نے قلم بند کیا اور اربوں انسانوں نے اپنے دل پر نقش کیا۔ زیرنظر کتاب انھی سعادت مند زائرین کی اُردو نثر و نظم میں لکھی ہوئی داستانِ شوق کا ایک انتخاب ہے۔ اس کتاب کی تدوین کے لیے محترم پروفیسر اقبال جاوید نے حج کے ۳۳۵ سفرناموں کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب ۵۲ افراد کی تحریروں کے صرف اس حصّے کے انتخاب پر مشتمل ہے کہ جب زائر کی نظر سب سے پہلے خانہ کعبہ پر پڑی تو اُس کی قلبی کیفیات کیا تھیں۔